

ادیانِ سماویہ میں عائلی زندگی سے متعلق احکامات: بائبل اور تعلیماتِ قرآن کے تناظر میں ایک تقابلی جائزہ

Injunctions concerning family life in Adyan Al-Samawiyyah: A comparative analysis within the framework of Biblical and Quranic teachings

☆ **Hafiz Sana Ullah**

PhD Scholar, Department of Islamic
Studies, University of Sargodha,
Sargodha, Pakistan.

☆☆ **Muhammad Haroon**

PhD Scholar, Department of Islamic
Studies, University of Sargodha,
Sargodha, Pakistan.

☆☆☆ **Bisma Khalid**

PhD Scholar, Department of Islamic
Studies, University of Sargodha,
Sargodha, Pakistan.



Citation:

Sana Ullah, Hafiz, and Muhammad Haroon and Bisma Khalid " Injunctions concerning family life in Adyan Al-Samawiyyah: A comparative analysis within the framework of Biblical and Quranic teachings." Al-Idrāk Research Journal, 3, no.2, Jul-Dec (2023): 29– 56.

ABSTRACT

The first level of collectivism is the family and the family system. Next is the society and then the state. All these are the pillars of this community which starts from the family. And the family is based on the marriage relationship. That is, the husband-and-wife relationship between a man and a woman forms the foundation of a family. When a child is born, someone becomes a father and someone becomes a mother. Someone becomes a grandfather and someone becomes a grandmother. goes, someone becomes an uncle, someone becomes an uncle, someone becomes an aunt. It is as if all these relationships are connected in the form of a marriage when children are born into the world. From which the formation of a family takes place. And in the prophetic teachings, not only the sanctity of these relationships has been ordered. But such rules, regulations and limits have been mentioned, thanks to which a peaceful society and society is established. From the Holy Qur'an and at the end have tried to present a comparative review.

Key Words: Quran, Bible, Comparative Analysis, Orders, Family life.

تمہید

اجتماعیت کی پہلی منزل خاندان اور عائلی نظام ہے۔ اس سے آگے معاشرہ اور پھر اس سے آگے ریاست ہے۔ یہ سارے اس اجتماعیت کے مدارج ہیں جس کا نقطہ آغاز خاندان ہے۔ اور خاندان کی بنیاد رشتہ ازدواج سے پڑتی ہے۔ یعنی ایک مرد اور ایک عورت کے درمیان شوہر اور بیوی کا تعلق ایک خاندان کا سنگ بنیاد بنتا ہے۔ جب ایک بچہ جنم لیتا ہے تو کوئی والد اور کوئی ماں بن جاتی ہے۔ کوئی دادا اور کوئی دادی بن جاتی ہے، کوئی چاچو تو کوئی ماموں بن جاتا ہے، کوئی پھوپھو تو کوئی خالہ بن جاتی ہے۔ گویا کہ یہ سارے رشتے ایک نکاح کی صورت میں اولاد کے دنیا میں آنے پر جڑ جاتے ہیں۔ جس سے ایک خاندان کی تشکیل عمل میں آتی ہیں۔ عائلی زندگی خوشی اور خوش اسلوبی کے ساتھ گزاری جائے، یہ اسلام کے اہم مقاصد میں شامل ہے، دین میں اس کی اہمیت اتنی زیادہ ہے کہ قرآن مجید میں اسے اللہ کے حدود کی اقامت قرار دیا گیا ہے۔ شوہر اور بیوی ایک دوسرے کے لیے محبت کا پیکر بنیں، دونوں ایک دوسرے کے لیے ہم درد اور غم گسار ہوں، دونوں ایک دوسرے کے پاس سکون اور چین پائیں، دونوں ایک دوسرے کے ذریعے اپنی تکمیل کریں، یہ انسانوں کے خمیر میں رکھا گیا، یہ نہیں ہو تو اس کا مطلب کوئی خرابی ہے، جسے دور کرنا ضروری ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”اللہ کی نشانیں میں سے ہے کہ اس نے تمہاری جنس سے تمہارے جوڑے بنائے، تاکہ تم ان کے پاس سکون پاؤ، اور تمہارے درمیان مودت اور رحمت رکھ دی، بلاشبہ اس میں نشانیاں ہیں غور و فکر کرنے والوں کے لیے“¹

عائلی زندگی کی بہترین صورت گری کے لیے قرآن مجید میں بہت سے احکام دیے گئے، اور احکام کے پہلو بہ پہلو بہت سی قدریں بھی سجا کر رکھ دی گئی ہیں۔ حقیقت میں عائلی زندگی کی خوش گواری قانونی احکام سے کہیں زیادہ قدروں کی پاس داری پر منحصر ہوتی ہے۔ عائلی زندگی میں قدروں کا دخل جتنا زیادہ ہوگا، زندگی اتنی ہی زیادہ پر لطف اور خوش گوار گزرے گی۔ اور اگر عائلی زندگی قدروں سے خالی رہے گی تو رشتے اور تعلقات اندیشوں اور خطروں سے دوچار رہیں گے، اور زندگی مشکلات و مسائل میں گرفتار ہو کر رہ جائے گی۔ عیسوی اور نبوی تعلیمات میں نہ صرف ان رشتوں کے تقدس کا حکم دیا گیا ہے۔ بلکہ ایسے اصول و ضوابط اور حدود کا ذکر کیا گیا ہے جنکی بدولت ایک پر امن معاشرے اور سوسائٹی کا قیام عمل میں آتا ہے۔ سب سے پہلے میں نے بائبل سے احکام، پھر قرآن مجید سے اور آخر میں تقابلی جائزہ پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔

¹ الروم 21:30

بائبل میں عائلی زندگی کے احکامات

بائبل میں نہ صرف عائلی زندگی کو سدھارنے کی تعلیمات دی گئی ہیں۔ بلکہ ایسے اصول و ضوابط اور پسند و نصح کا ذکر ہے جو کہ ایک خاندان کو نہ صرف جوڑنے کا باعث ہیں بلکہ اسکی تعمیر نو اور تشکیل نو کا ذریعہ بھی ہیں۔ مثلاً بچوں کی تعلیم و تربیت، اقرباء کے حقوق، عورت کا مرد کے تابع ہونا، تقسیم وراثت میں بیٹوں اور بیٹیوں کا حصہ، تعدد ازواج کی اجازت اور عدل و انصاف کا حکم، نافرمان اولاد کی سزا، نیک بیوی کے اوصاف، طلاق نہ دینے کا تصور وغیرہ۔

1۔ بچوں کی تعلیم و تربیت

اولاد کی تربیت صالح ہو تو ایک نعمت ہے وگرنہ یہ ایک فتنہ اور وبال بن جاتی ہے۔ دین و شریعت میں اولاد کی تربیت ایک فریضہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ کیونکہ جس طرح والدین کے اولاد پر حقوق ہیں اسی طرح اولاد کے والدین پر حقوق ہیں اور جیسے اللہ تعالیٰ نے ہمیں والدین کے ساتھ نیکی کرنے کا حکم دیا ہے ایسے ہی اس نے ہمیں اولاد کے ساتھ احسان اور عدل کا حکم دیا ہے۔ عیسوی تعلیمات میں نہ صرف اولاد کی تعلیم و تربیت کا حکم دیا گیا ہے بلکہ والدین کے نافرمان کے لئے بڑے سخت احکامات ہیں جیسا کہ بائبل میں کہا گیا ہے۔

"نا فرمان اور ضدی بیٹا جو اپنے باپ یا ماں کی بات نہ مانتا ہو اور اُن کے تنبیہ کرنے پر بھی اُن کی نہ سنتا ہو۔ تو ماں باپ اُسے پکڑ کر اُس شہر کے بزرگوں کے پاس اُس جگہ کے پھاٹک پر لے جائیں۔ اور انکو بتائیں کہ ہماری بات نہیں مانتا اور شرابی ہے۔ تب اُس کے شہر کے سب لوگ اُسے سنگسار کریں کہ وہ مَر جائے۔"¹

• نیکی کا ماحول

اولاد کی تربیت کے لئے ضروری ہے کہ انکو نیکی کا ماحول پروانید کیا جائے۔ بچے والدین سے سیکھتے ہیں اور ان کے اعمال بچوں کے لئے مشعل راہ ہوتے ہیں۔ والدین کی نیکی اور تقوے کی روحانیت نسلوں تک موثر ہوتی ہیں۔ والدین کی نیکی، تقوے اور خوف خدا کی برکت کا اثر اولاد اور بیوی پر ضرور ہوتا ہے۔

¹ بائبل (لاہور: مکتبہ جدید پریس، 2015ء)، کتاب استثناء (21:21)، 273

Bible (Lahore: Maktaba Jadeed Press, 2015), Book of Deuteronomy (21:21), 273

علمی و تحقیقی مجلہ الادراک

زبور کی مفہوم عبارت ہے۔

"جو خُداوند سے ڈرتا اور اُس کی راہوں پر چلتا ہے اس کے لیے مبارک ہے۔ تُو اپنے ہاتھوں کی کمائی کھائے گا۔ تُو مبارک اور سعادت مند ہو گا۔ اور نیکی کی برکت کا اثر تجھ پر اور تیری اولاد پر تجھے دیکھنا نصیب ہو۔"¹

بیٹوں کو نصیحت ماں باپ کی فرما برداری اور اچھی رفاقت کا حکم کیونکہ رفاقت کا اثر انسان کی سوچ، فکر اور کردار پر اثر انداز ہوتا ہے۔ امثال میں کہا گیا ہے یہ

"اے میرے بیٹے! اگر گنہگار تجھے پھسلایں تُو رضامند نہ ہونا۔ اگر وہ کہیں ہمارے ساتھ چلے۔ ہم خُون کرنے کے لئے تاک میں بیٹھیں اور چھپ کر بے گناہ کے لئے ناحق گھات لگائیں۔ ایسے لوگوں سے بچو۔ کیونکہ اُن کے پاؤں بدی کی طرف دَوڑتے ہیں اور خُون بہانے کے لئے جلدی کرتے ہیں۔"²

"احق بیٹا اپنے باپ کے لئے بلا ہے اور بیوی کا جھگڑا گڑا سدا کا ٹپکا۔ 14 گھر اور مال تو باپ دادا سے میراث میں ملتے ہیں لیکن دِلش مند بیوی خُداوند سے ملتی ہے۔"³

والدین کی اپنی نوجوانوں اولاد کو ایسی انمول اور قیمتی نصیحتیں جن پر عمل کر کے اولاد نہ صرف معزز بن جائے گی بلکہ اپنی دنیاوی زندگی کو بھی جنتِ نظیر محسوس کریں گے۔ اپنے دوستوں اور ہمسائے سے حسن سلوک اور اشیاء ضروریہ یہ انکار نہ کرنے کا حکم امثال میں کہا گیا ہے۔

"شفقت اور سچائی کو لازم پکڑو۔ ان کو اپنے گلے کا طوق بنا لو اور اپنے دِل کی تختی پر لکھ لینا۔ یُوں تُو خُدا اور انسان کی نظر میں مقبولیت اور عقل مندی حاصل کرے گا۔ اگر تیرے پاس دینے کو کچھ ہو تُو اپنے ہمسایہ سے یہ نہ کہنا اب جا۔ پھر آنا۔ میں تجھے کل دُوں گا۔ اپنے ہمسایہ کے خلاف بُرائی کا منصوبہ نہ باندھنا۔"⁴

اسلام میں عائلی زندگی کے احکامات

¹ بائبل، کتاب زبور (1:129)، 869

Bible, Book of Psalms (1:129), 869

² بائبل، کتاب امثال (1:10)، 884

Bible, Book of Proverbs (1:10), 884

³ بائبل، کتاب امثال (23:19)، 905

Bible, Book of Proverbs (23:19), 905

⁴ بائبل، کتاب امثال (3:12)، 886

Bible, Book of Proverbs (23:19), 886

اسلام ہی وہ دین ہے جس نے ہماری زندگی کے لیے عائلی اصول و ضوابط بھی اسی طرح متعین کیے ہیں جس طرح انفرادی اور اجتماعی زندگی کے لیے کیے۔ دیگر معاشروں اور مذاہب کے ماننے والوں کے درمیان معاملات خدائی ہدایات کی بنیاد پر نہیں بلکہ روایات اور کلچر کی بنیاد پر طے ہوتے ہیں۔ چنانچہ دنیا کے مختلف خطوں اور علاقوں میں ایک ہی مذہب کے ماننے والوں کے یہاں یہ معاملات مختلف انداز سے انجام پاتے ہیں جبکہ اسلام کا عائلی نظام پوری دنیا میں یکساں طور پر نافذ و جاری ہے اور اگر کہیں جاری نہیں ہے تو اس کی وجہ یہ نہیں کہ وہاں کے لیے اسلام کی ہدایات اور تعلیمات تبدیل ہو گئی ہیں بلکہ یہ ہے کہ وہاں کے لوگ اسلام کی تعلیمات سے دور ہیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے سورۃ لقمان میں جناب لقمانؑ کی اپنے بیٹے کو کی گئی ان نصیحتوں کا ذکر کیا ہے جن نے ایک معزز معاشرے کی تکمیل عمل میں آتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اے میرے چھوٹے بیٹے! بیشک کوئی چیز اگر رائی کے دانے کے وزن کی ہو، پس کسی چٹان میں ہو، یا آسمانوں میں، یا زمین میں تو اسے اللہ لے آئے گا، بلاشبہ اللہ بڑا باریک بین، پوری خبر رکھنے والا ہے۔" ¹ "اے میرے چھوٹے بیٹے! نماز قائم کر اور نیکی کا حکم دے اور برائی سے منع کر اور اس (مصیبت) پر صبر کر جو تجھے پہنچے، یقیناً یہ ہمت کے کاموں سے ہے۔" ² "اور لوگوں کے لیے اپنا خسار نہ بھلا اور زمین میں اکڑ کر نہ چل، بیشک اللہ کسی اکڑنے والے، فخر کرنے والے سے محبت نہیں کرتا۔" ³

وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ: "صَعَّرَ" اونٹ کو لگنے والی ایک بیماری، جس سے وہ اپنی گردن ایک طرف پھیرے رکھتا ہے۔ اس سے باب "تفعیل" تکلف کے لیے ہے۔ یعنی تکلف سے ایک طرف منہ پھیرے رکھنا۔ یہ انداز حقارت کے اظہار کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ عمرو بن حُصَیّ تغلبی نے اپنے بعض بادشاہوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا: وَكُنَّا إِذَا الْجَبَّارُ صَعَّرَ خَدَّهُ..... أَقْنَاكَ مِنْ مَبِيلِهِ فَتَقَوَّ مَا

"اور ہم ایسے تھے کہ جب کسی جبار نے اپنا خسار ٹیڑھا کیا

¹ لقمان 16:31

Luqman 31:16

² لقمان 17:31

Luqman 31:17

³ لقمان 18:31

Luqman 31:18

تو ہم نے اس کی ٹیڑھ سیدھی کر دی، سو تو بھی سیدھا ہو جا۔¹

سورۃ لقمان میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاقْصِدْ فِي مَشْيِكَ وَاعْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ إِنَّ أَنْكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ

"اور اپنی چال میں میانہ روی رکھ اور اپنی آواز کچھ نیچی رکھ، بیشک سب آوازوں سے بری یقیناً گدھوں کی آواز ہے۔"²

• معاشرتی آداب

قرآن مجید میں ایک پوری سورت ہی معاشرتی آداب پر ہے۔ اس میں اللہ اور رسول ﷺ کے بعد معاشرے اور خاندان کے آداب کو بالتفصیل ذکر کیا گیا ہے۔ کسی کو مذاق نہ کریں، الٹے نام سے نہ پکارا جائے، چغلی، غیبت، بدگمانی، اور جاسوسی نہ کریں وغیرہ۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو! کوئی قوم کسی قوم سے مذاق نہ کرے، ہو سکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں، اور نہ کوئی عورتیں دوسری عورتوں سے، ہو سکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں، اور نہ اپنے لوگوں پر عیب لگاؤ اور نہ ایک دوسرے کو برے ناموں کے ساتھ پکارو، ایمان کے بعد فاسق ہونا برائنام ہے اور جس نے توبہ نہ کی سو وہی اصل ظالم ہیں۔"³

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو! بہت سے گمان سے بچو، یقیناً بعض گمان گناہ ہیں اور نہ جاسوسی کرو اور نہ تم میں سے کوئی دوسرے کی غیبت کرے، کیا تم میں سے کوئی پسند کرتا ہے کہ اپنے بھائی کا گوشت کھائے، جبکہ وہ مردہ ہو، سو تم اسے ناپسند کرتے ہو اور اللہ سے ڈرو، یقیناً اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا، نہایت رحم والا ہے۔"⁴

¹ بھٹوی، عبدالسلام بن محمد، تفسیر القرآن الکریم (لاہور: دارالاندلس، سن)، 3:527

Bhatvi, Abdul Salam bin Muhammad, Tafseer Al-Quran Al-Kareem (Lahore: Dar-ul-Undulas), 3:527

² لقمان 19:31

Luqman 31:19

³ الحجرات 11:49

Al-Hujurat 49:11

⁴ الحجرات 12:49

Al-Hujurat 49:12

"اے لوگو! بیشک ہم نے تمہیں ایک نر اور ایک مادہ سے پیدا کیا اور ہم نے تمہیں قومیں اور قبیلے بنادیا، تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو، بیشک تم میں سب سے عزت والا اللہ کے نزدیک وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ تقویٰ والا ہے، بیشک اللہ سب کچھ جاننے والا، پوری خبر رکھنے والا ہے۔"¹

• تقابلی جائزہ

عائلی زندگی کے احکامات کے بارہ میں عیسوی اور نبوی تعلیمات ایک پر امن معاشرے کے قیام کے لئے بہت ضروری اور مفید ہیں، بچوں کی تعلیم و تربیت کے حوالہ سے بائبل میں بچوں کو والدین کے تابع رہ کر زندگی گزارنے کا حکم اور سرکش بیٹے کے لئے سنگسار کی سزا کا تعین ہے۔ جبکہ نبوی تعلیمات میں بچوں کو والدین کی فرامبرداری کا حکم دیا گیا ہے۔ نافرمان کو تربیت کے لئے ایک حد تک مارنے کی اجازت دی گئی ہے۔ قتل یا سنگسار کا حکم نہیں دیا گیا۔ عیسوی تعلیمات میں بچوں کو اچھے ماحول میں رہنے اور اچھے دوست بنانے کی تلقین کی گئی ہے۔ جبکہ نبوی تعلیمات میں بھی انہی حکامات کو جاری رکھتے ہوئے سیدنا ابراہیمؑ کا اپنی اولاد کو پہلے اچھا ماحول دینے اور اسکے بعد انکے نیک بننے کی دعاؤں کو مشعل راہ قرار دیا گیا ہے۔

2- حقوق زوجین بائبل کی نظر میں

آج مغرب میں عورت اپنے آپ کو آزاد سمجھتی ہے۔ کاروبار کرنا، غیر محرموں سے اختلاط، کئی کئی مردوں سے تعلقات قائم کرنا اپنا حق سمجھتی ہے اگر کوئی منع کرے تو دقیاوسی سوچ کے طعنے دیے جاتے ہیں۔ جبکہ بائبل میاں بیوی کے حقوق کا بیان کر کے دونوں کو ایک دوسرے سے جوڑتا ہے جسد واحد قرار دیتا ہے۔ افسیوں میں ذکر کیا گیا ہے۔

"مسیح کے خوف سے ایک دوسرے کے تابع رہو۔ اے بیویو! اپنے شوہروں کی ایسی تابع رہو جیسے خداوند کی، کیونکہ شوہر بیوی کا سر ہے جیسے کہ مسیح کلیسیا کا سر ہے۔ لیکن جیسے کلیسیا مسیح کے تابع ہے ویسے ہی بیویاں بھی ہر بات میں اپنے شوہروں کے تابع ہوں۔ اے شوہرو! تم بھی اپنی بیویوں سے محبت رکھو جیسے مسیح نے بھی کلیسیا سے محبت کر کے اپنے آپ کو اُس کے واسطے موت کے حوالہ کر دیا۔"²

¹ الحجرات 13:49

Al-Hujurat 49:13

² بائبل، کتاب افسیوں (24:5)، 1638

Bible, Book of Ephesians (24:5), 1638

دوسرے ی جگہ اس طرح ذکر کیا گیا ہے۔

"اے شوہر و! تم بھی بیویوں کے ساتھ عقل مندی سے بسر کرو اور عورت کو نازک ظرف جان کر اُس کی عزت کرو اور یوں سمجھو کہ ہم دونوں زندگی کی نعمت کے وارث ہیں تاکہ تمہاری دعائیں رُک نہ جائیں۔"¹

• زوجین اپنے ساتھیوں سے وفادار رہیں

میاں بیوی کا رشتہ محبت اور اعتماد کے ساتھ ہی چلتا ہے اگر ایک دوسرے کو شک کی نظر سے دیکھتے رہیں تو یہ رشتہ زیادہ دیر باقی نہیں رہتا۔ اور اگر کوئی عورت اپنے شوہر سے بے وفا ہو جائے اور بد کرداری پہ اتر آئے تو ایسی عورت کے بارہ میں بائبل میں ذکر کیا گیا ہے۔

"اگر کسی کی بیوی گمراہ ہو کر اُس سے بیوفائی کرے۔ اور کوئی دوسرا آدمی اُس عورت کے ساتھ مُباشرت کرے اور اُس کے شوہر کو معلوم نہ ہو بلکہ یہ اُس سے پوشیدہ رہے اور وہ نایاک ہو گئی ہو پر نہ تو کوئی شاہد ہو اور نہ وہ عینِ فعل کے وقت پکڑی گئی ہو۔ تو وہ شخص اپنی بیوی کو کائین کے پاس حاضر کرے اور لعان کروایا جائے گا۔"²

بیوی کو خاوند کے ماتحت اور تابع رکھا گیا ہے۔ حتیٰ کہ نفلی روزہ، منت، نذر بھی تب قابل قبول ہو گی جب اس میں خاوند کی رضامندی ہو۔ کتابِ گنتی میں ذکر کیا گیا ہے۔

"اگر عورت نے اپنے شوہر کے گھر رہتے ہوئے کچھ مَنّت مانی یا قسم کھا کر اپنے اوپر کوئی چیز فرض کر لی۔ اور اُس کا شوہر یہ حال سُن کر خاموش رہا اور اُسے منع نہ کیا تو اُس کی سب مَنّتیں اور سب فرض اس پر لازم رہیں گے۔ اور اگر اُس کے شوہر نے جس دن یہ سب سنا اُس دن اُسے باطل ٹھہرایا ہو تو جو کچھ اُس عورت کے مُنہ سے نکلا تو اُس کی سب مَنّتیں اور فرض باطل ہو جائیں گے۔"³

¹ بائبل، کتابِ پطرس (16:3)، 1706

Bible, Book of St. Peter (16:3), 1706

² بائبل، کتابِ گنتی (8:5)، 196

Bible, Book of Numbers (8:5), 196

³ بائبل، کتابِ گنتی (3:31)، 233

Bible, Book of Numbers (3:31), 233

• نیک بیوی کی صفات

بائبل جہاں بدکردار بیوی کا ذکر کرتی ہے وہاں نیک بیوی کے اوصاف، خوبیاں اور عظمت کا تذکرہ بھی کرتی ہے۔ اور اسکی محنت و کاوش کو عزت کی نگاہ سے دیکھا گیا ہے۔ کتاب امثال میں ذکر کیا گیا ہے۔

"نیکو کار بیوی کس کو ملتی ہے؟ کیونکہ اُس کی قدر مرجان سے بھی بہت زیادہ ہے۔ وہ اپنے شوہر کے دل میں اعتماد کی جگہ حاصل کرتی ہے۔ وہ اپنی عمر کے تمام ایام میں اُس سے نیکی ہی کرے گی۔ بدی نہ کرے گی۔ وہ اُون اور کتان ڈھونڈتی ہے اور خوشی کے ساتھ اپنے ہاتھوں سے کام کرتی ہے۔ وہ کسی کھیت کی بابت سوچتی ہے اور اُسے خرید لیتی ہے اور اپنے ہاتھوں کے نفع سے تانکستان لگاتی ہے۔ اُس کے منہ سے حکمت کی باتیں نکلتی ہیں۔ اُس کی زبان پر شفقت کی تعلیم ہے۔ وہ اپنے گھرانے پر بخوبی نگاہ رکھتی ہے اور کاہلی کی روٹی نہیں کھاتی۔"¹

حقوق زوجین اسلام کی نظر میں

چونکہ اجتماعیت کا اولین قدم یہی ہے، لہذا قرآن مجید میں عائلی نظام سے متعلق مباحث نہایت شرح و بسط اور تفصیل کے ساتھ آئے ہیں اور شوہر و بیوی کے رشتے کے متعلق معاملات اور نکاح و طلاق کے احکام و مسائل کے بارے میں تفصیلی ہدایات بیان ہوئی ہیں۔ سورۃ البقرۃ میں کئی رکوع اسی بحث پر مشتمل ہیں۔ پھر سورۃ النساء، سورۃ المائدۃ، سورۃ الاحزاب، سورۃ المجادلۃ، سورۃ الطلاق اور سورۃ التحریم میں اس موضوع پر گفتگو آئی ہے۔ اور سورۃ النساء میں ان سے حسن سلوک کا کچھ یوں حکم دیا گیا ہے:

"اے اہل ایمان! تمہارے لیے جائز نہیں کہ تم عورتوں کو زبردستی وراثت میں لے لو اور نہ یہ جائز ہے کہ تم انہیں روکے رکھو تاکہ تم ان سے واپس لے لو اس کا کچھ حصہ جو کچھ تم نے ان کو دیا ہے ہاں اگر وہ صریح بدکاری کی مرتکب ہوئی ہوں (تو تمہیں ان کو تنگ کرنے کا حق ہے) اور عورتوں کے ساتھ اچھے طریقے پر معاشرت اختیار کرو اگر وہ تمہیں ناپسند ہوں تو بعید نہیں کہ ایک چیز تمہیں ناپسند ہو اور اس میں اللہ نے تمہارے لیے بہت کچھ بہتری رکھ دی ہو۔"²

¹ بائبل، کتاب امثال (32:31)، 920

Bible, Book of Proverbs (32:31), 920

² النساء: 4:19

Al-Nisaa 4:19

ڈاکٹر اسرار احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ:

یہ بھی عرب جاہلیت کی ایک مکروہ رسم تھی جس میں عورتوں کے طبقے پر شدید ظلم ہوتا تھا۔ ہوتا یوں تھا کہ ایک شخص فوت ہوا ہے، اس کی چار پانچ بیویاں ہیں تو اس کا بڑا بیٹا وارث بن گیا ہے۔ اب اس کی حقیقی ماں تو ایک ہی ہے، باقی سوتیلی مائیں ہیں، تو وہ ان کو وراثت میں لے لیتا تھا کہ یہ میرے قبضے میں رہیں گی بلکہ ان سے شادیاں بھی کر لیتے تھے یا بغیر نکاح اپنے گھروں میں ڈالے رکھتے تھے، یا پھر یہ کہ اختیار اپنے ہاتھ میں رکھ کر ان کی شادیاں کہیں اور کرتے تھے تو مہر خود لے لیتے تھے۔ چنانچہ فرمایا کہ اے اہل ایمان، تمہارے لیے جائز نہیں ہے کہ تم عورتوں کے زبردستی وارث بن بیٹھو! جس عورت کا شوہر فوت ہو گیا وہ آزاد ہے۔ عدت گزار کر جہاں چاہے جائے اور جس سے چاہے نکاح کر لے۔

(وَلَا تَعْضُلُوهُنَّ لِتَذْهَبُوا بِبَعْضِ مَا آتَيْنَهُنَّ)

نکاح کے وقت تو بڑے چاؤ تھے، بڑے لاڈ اٹھائے جا رہے تھے اور کیا کیا دے دیا تھا، اور اب وہ سب واپس ہتھیانے کے لیے طرح طرح کے ہتھکنڈے استعمال ہو رہے ہیں، انہیں تنگ کیا جا رہا ہے، ذہنی طور پر تکلیف پہنچائی جا رہی ہے۔

(إِلَّا أَنْ يَأْتِيَنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ)

اگر کسی سے صریح حرام کاری کا فعل سرزد ہو گیا ہو اور اس پر اسے کوئی سزا دی جائے (جیسے کہ اوپر آچکا ہے فَادُّوهُنَّ) اس کی تو اجازت ہے۔ اس کے بغیر کسی پر زیادتی کرنا جائز نہیں ہے۔ خاص طور پر اگر نیت یہ ہو کہ میں اس سے اپنا مہر واپس لے لوں، یہ انتہائی کمینگی ہے۔

وَعَايِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ (ان کے ساتھ بھلے طریقے پر، خوش اسلوبی سے، نیکی اور راستی کے ساتھ گزر بسر کرو)

(فَإِنْ كَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسَى أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَيَجْعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا كَثِيرًا)۔

اگر تمہیں کسی وجہ سے اپنی عورتیں ناپسند ہو گئی ہوں تو ہو سکتا ہے کہ کسی شے کو تم ناپسند کرو،

درآئحالیکہ اللہ نے اسی میں تمہارے لیے خیر کثیر رکھ دیا ہو۔

ایک عورت کسی ایک اعتبار سے آپ کے دل سے اتر گئی ہے، طبیعت کا میلان نہیں رہا ہے، لیکن پتا نہیں اس میں اور کون کون سی خوبیاں ہیں اور وہ کس کس اعتبار سے آپ کے لیے خیر کا ذریعہ بنتی ہے۔ تو اس معاملے کو اللہ کے حوالے کرو، اور ان کے حقوق ادا کرتے ہوئے، ان کے ساتھ خوش اسلوبی سے گزر بسر کرو۔ البتہ اگر معاملہ ایسا

ہو گیا ہے کہ ساتھ رہنا ممکن نہیں ہے تو طلاق کا راستہ کھلا ہے، شریعت اسلامی نے اس میں کوئی تنگی نہیں رکھی ہے۔ یہ مسیحیت کی طرح کا کوئی غیر معقول نظام نہیں ہے کہ طلاق ہو ہی نہیں سکتی۔¹

اور اسی طرح سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر 228 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ

"اور معروف کے مطابق ان (عورتوں) کے لیے اسی طرح حق ہے جیسے ان کے اوپر حق ہے اور مردوں کو ان پر ایک درجہ حاصل ہے اور اللہ سب پر غالب، کمال حکمت والا ہے۔"²

• نیک بیوی کے اوصاف

عائلی زندگی کو صحیح بنیادوں پر استوار رکھنے اور ”گھر“ کو امن و سکون کا گوارہ بنانے کے لیے ان آیات میں مسلمان عورتوں کو ایک اہم سبق یہ دیا گیا ہے کہ وہ اپنے شوہر کے رازوں کی امانت دار اور محافظ بنیں۔ قرآن میں ان کی صفت ”حَفِظَتْ لِّلْغَيْبِ“ یعنی ”رازوں کی حفاظت کرنے والیاں“ بتائی گئی ہے۔ بیوی فطری طور پر بھی گھر کے رازوں کی امین ہوتی ہے، لیکن اگر وہ خود ہی اس امانت کی حفاظت نہ کر سکے تو عائلی زندگی جن الجھنوں کا شکار ہو سکتی ہے اس کا اندازہ کرنا کچھ مشکل نہیں۔ سورۃ النساء میں مزید فرمایا:

"تو ان سے ان کے مالکوں کی اجازت سے نکاح کر لو اور انھیں ان کے مہر اچھے طریقے سے دو، جب کہ

وہ نکاح میں لائی گئی ہوں، بدکاری کرنے والی نہ ہوں اور نہ چھپے یا رہنے والی، دوستیاں لگانے والی۔"³

ان آیات میں خواتین کی ان صفات کا ذکر ہے۔ 1۔ پاکدامنی 2۔ خاوند کے گھر کی محافظ 3۔ رازدان 4۔ چھپکے دوستیاں نہیں لگاتی

• تقابلی جائزہ

عیسوی اور نبوی تعلیمات میں عورت کو مرد کے تابع رکھا گیا ہے۔ حتیٰ کہ نفلی روزہ، نذر اور صدقہ بھی عورت کو مرد کی رضامندی سے کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ بد اعتمادی اور الزام تراشی کی صورت میں لعان کا ذکر ہے مگر دونوں میں انداز مختلف ہے۔ البتہ بائبل میں عورت کے اولیاء کو اسکی پاکدامنی پر پہلی رات جو خاوند سے بسر کی پردہ بکارت

¹ اسرار احمد، ڈاکٹر، بیان القرآن (لاہور: بک فیئر پبلشرز، سن)، 129:2

Israr Ahmad, Doctor, Bayan-ul-Quran (Lahore: Book Fair Publishers), 2:129

² البقرۃ: 228

Al-Baqarah 2:228

³ النساء: 25

Al-Nisaa 4:25

کے خون زدہ نشان دیکھانے کو کہا گیا ہے۔ جبکہ اسلام مکمل حیا کے ساتھ فقط چند قسموں پر فیصلہ کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔

3۔ زنا بئیل کی نظر میں

زنا ایک ایسا معاشرتی ناسور ہے جو خاندان کے لئے زہر قاتل ہے۔ زنا کی بیماری جس قوم میں آجائے اسکی نسل اور نسب کو ختم کر کے رکھ دیتی ہے۔ اسی لئے بائبل میں ان راستوں سے بھی منع کیا گیا ہے جو زنا کی طرف لے کے جاتے ہیں۔ مثلاً غیر محرم خواتین سے لچھے دار گفتگو کرنا اور بد نظری سے منع کیا گیا ہے۔ امثال میں ذکر کیا گیا ہے۔

"بیگانہ عورت کے ہونٹوں سے شہد ٹپکتا ہے اور اُس کا منہ تیل سے زیادہ چکنائے۔ تو اُس عورت سے اپنی راہ دور رکھ اور اُس کے گھر کے دروازہ کے پاس بھی نہ جا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تُو اپنی آبرو کسی غیر کے اور اپنی عمر بے رحم کے حوالہ کرے۔ ایسا نہ ہو کہ بیگانہ تیری ٹوٹ سے سیر ہوں اور تیری کمائی کسی غیر کے گھر جائے۔"¹

• زنا کی وعید

آج زنا کی لعنت نے پورے مغرب کو بری طرح اپنے جال میں پھنسا رکھا ہے۔ لوگوں کو اپنے نسب تک کا علم نہیں۔ جبکہ بائبل میں غیر محرم عورت کو چھونا تو دور کی بات ہے بری نظر سے دیکھنا نہ صرف باعث وعید ہے بلکہ اس آنکھ نکال کر پھینک دینے کا حکم دیا گیا ہے۔ احبار میں ذکر کیا گیا ہے۔

"میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ جس کسی نے بُری خواہش سے کسی عورت پر نگاہ کی وہ اپنے دل میں اُس کے ساتھ زنا کر چکا۔ پس اگر تیری دہنی آنکھ تجھے ٹھوکر کھلائے تو اُسے نکال کر اپنے پاس سے بھینک دے کیونکہ تیرے لئے یہی بہتر ہے کہ تیرے اعضا میں سے ایک جاتا رہے اور تیرا سارا بدن جہنم میں نہ ڈالا جائے۔ اور اگر تیرا دہنا ہاتھ تجھے ٹھوکر کھلائے تو اُس کو کاٹ کر اپنے پاس سے بھینک دے کیونکہ تیرے لئے یہی بہتر ہے کہ تیرے اعضا میں سے ایک جاتا رہے اور تیرا سارا بدن جہنم میں نہ جائے۔"²

¹ بائبل، کتاب امثال (23:5)، 888

Bible, Book of Proverbs (23:5), 888

² بائبل، کتاب متی (27:5)، 1315

Bible, Book of Matthew (27:5), 1315

• زنا سے بچنے کی اسلامی تعلیمات

تعلیمات نبوی میں ایسے ماحول سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے جو ماحول اور راستہ زنا کی طرف لے جاتا ہے۔ کیونکہ ایسے ماحول میں رہنے والا بندہ ایک دن ضرور اس گندگی میں ملوث ہو جاتا ہے۔

وَلَا تَقْرُبُوا الزَّانِيَ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا

"اور زنا کے قریب نہ جاؤ، بیشک وہ ہمیشہ سے بڑی بے حیائی ہے اور برا راستہ ہے۔"¹

نبی یوسفؑ نے زنا کے گندے ماحول سے بچنے کے لئے جیل میں جانا پسند کر لیا۔

قَالَ رَبِّ السِّجْنِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا يَدْعُونَنِي إِلَيْهِ وَإِلَّا تَصْرِفْ عَنِّي كَيْدَهُنَّ أَصْبُ إِلَيْهِنَّ وَأَكُنَّ مِنَ الْجَاهِلِينَ

"اس نے کہا اے میرے رب! مجھے قید خانہ اس سے زیادہ محبوب ہے جس کی طرف یہ سب مجھے دعوت دے رہی ہیں اور اگر تو مجھ سے ان کے فریب کو نہ ہٹائے گا تو میں ان کی طرف مائل ہو جاؤں گا اور جاہلوں سے ہو جاؤں گا۔"²

• زانی کی سزا

اسلام زانی اور زانیہ کو عبرت ناک سزا دیتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"جو زنا کرنے والی عورت ہے اور جو زنا کرنے والا مرد ہے، سو دونوں میں سے ہر ایک کو سو کوڑے مارو اور تمہیں ان کے متعلق اللہ کے دین میں کوئی نرمی نہ پکڑے، اگر تم اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتے ہو اور لازم ہے کہ ان کی سزا کے وقت مومنوں کی ایک جماعت موجود ہو۔"³

• بہتان بازی

اسلام نے ان سب راستوں کو بند کر دیا ہے جو عائلی زندگی کی رکاوٹ تھے۔ مثلاً زنا، بد نظری، بہتان بازی یا بغیر اجازت کے کسی کے گھر میں جانا، وغیرہ۔

¹ بنی اسرائیل 32:17

Bani Israel 17:32

² یوسف 33:12

Yousuf 12:33

³ النور 24:2

Al-Noor 24:2

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اور وہ لوگ جو پاک دامن عورتوں پر تہمت لگائیں، پھر چار گواہ نہ لائیں تو انہیں اسی (۸۰) کوڑے مارو اور ان کی کوئی گواہی کبھی قبول نہ کرو اور وہی نافرمان لوگ ہیں۔" ¹

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے گھروں کے سوا اور گھروں میں داخل نہ ہو، یہاں تک کہ انس معلوم کر لو اور ان کے رہنے والوں کو سلام کہو۔ یہ تمہارے لیے بہتر ہے، تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔" ²

"مومن مردوں سے کہہ دے اپنی کچھ نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں، یہ ان کے لیے زیادہ پاکیزہ ہے۔ بیشک اللہ اس سے پوری طرح باخبر ہے جو وہ کرتے ہیں۔" ³

"اور مومن عورتوں سے کہہ دے اپنی کچھ نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت ظاہر نہ کریں مگر جو اس میں سے ظاہر ہو جائے اور اپنی اوڑھنیاں اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں اور اپنی زینت ظاہر نہ کریں۔" ⁴

• تقابلی جائزہ

تعلیمات عیسوی اور نبوی میں کمال درجے کی عفت و عصمت کا سبق ہے۔ زنا کی طرف لے جانے والوں راستوں سے بھی منع کر دیا گیا۔ بائبل میں ہے کہ غیر محرم کے بارہ میں دل میں بری سوچ پر دل کا زنا لکھا جاتا ہے۔ اور ایسی آنکھ جسکو بد نظری کی عادت ہے اسے نکال پھینکنے کا حکم دیا گیا ہے۔ جبکہ تعلیمات نبوی میں غیر محرم کی طرف اٹھنے والی نظر کو نظر کا زنا قرار دیا گیا ہے۔ اسکو ضائع کرنے یا ختم کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ بہتان کی سزا 80 کوڑے اور بغیر اجازت کسی کے گھر میں داخلے کی ممانعت آئی ہے۔

¹ النور 24:4

Al-Noor 24:4

² النور 24:27

Al-Noor 24:27

³ النور 24:30

Al-Noor 24:30

⁴ النور 24:31

Al-Noor 24:31

4۔ محرم رشتوں کا تقدس بائبل کی نظر میں

ہر معاشرے میں محرم رشتوں کا تقدس ضروری سمجھا جاتا ہے۔ ماں، بہن، بیٹی کو عزت کی نگاہ سے دیکھنا اخلاقی اقدار میں سے ہے۔ اسی لئے بائبل میں ان رشتوں کا احترام یوں بیان کیا گیا ہے۔

"تم میں سے کوئی اپنی کسی قریبی رشتہ دار کے پاس اُس کے بدن کو بے پردہ کرنے کے لئے نہ جائے۔ تو اپنی ماں، بہن، پوتی یا نواسی، پھوپھی، خالہ، چچی، بھو، بھابھ اور تو کسی عورت اور اُس کی بیٹی دونوں کے بدن کو بے پردہ نہ کرنا اور نہ تو اُس عورت کی پوتی یا نواسی سے بیاہ کرے اُن میں سے کسی کے بدن کو بے پردہ کرنا کیونکہ وہ دونوں اُس عورت کی قریبی رشتہ دار ہیں۔ یہ بڑی خباثت ہے۔ تو اپنی سالی سے بیاہ کر کے اُسے اپنی بیوی کی سو کن نہ بنانا کہ دوسری کے جیتے جی اُس کے بدن کو بھی بے پردہ کرے۔ تو اپنے آپکو نجس کرنے کے لئے کسی جانور سے صحبت نہ کرنا اور نہ کوئی عورت کسی جانور سے ہم صحبت ہونے کے لئے اُس کے آگے کھڑی ہو کیونکہ یہ آوندھی بات ہے۔"¹

• اولاد اور والدین کے حقوق

عائلی زندگی کا حسن اتفاق و اتحاد اور بڑوں کا احترام ہے۔ خاندان میں ایک مظہر والدین کا وجود ہے۔ اولاد کو یہ سوچنا چاہیے کہ والدین نہ صرف میرے وجود کا سبب ہیں، بلکہ آج میں جو کچھ بھی ہوں، ان ہی کی برکت سے ہوں، والدین ہی ہیں جو اولاد کی خاطر نہ صرف ہر طرح کی تکلیف دکھ اور مشقت کو برداشت کرتے ہیں، بلکہ بسا اوقات اپنا آرام و راحت اپنی خوشی و خواہش کو بھی اولاد کی خاطر قربان کر دیتے ہیں۔ جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس کی پرورش کے لیے باپ محنت و مشقت برداشت کرتا ہے، سردی ہو یا گرمی، صحت ہو یا بیماری، وہ اپنی اولاد کی خاطر کسب معاش کی صعوبتوں کو برداشت کرتا ہے اور ان کے لیے کما کر لاتا ہے، ان کے اوپر خرچ کرتا ہے، ماں گھر کے اندر بچے کی پرورش کرتی ہے، اسے دودھ پلاتی ہے، اسے گرمی و سردی سے بچانے کی خاطر خود گرمی و سردی برداشت کرتی ہے، بچہ بیمار ہوتا ہے تو ماں باپ بے چین ہو جاتے ہیں، ان کی نیندیں حرام ہو جاتی ہیں، اس کے علاج و معالجے کی خاطر ڈاکٹروں کے چکر لگاتے ہیں۔ غرض والدین اپنی راحت و آرام کو بچوں کی خاطر قربان کرتے ہیں، اس لیے عیسوی تعلیمات میں جہاں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کا حکم دیا ہے، وہیں والدین کی شکر گزاری کا بھی حکم ارشاد فرمایا ہے۔ افسیوں میں ذکر کیا گیا ہے۔ اے فرزندو! خُداوند میں اپنے ماں باپ کے فرمانبردار رہو کیونکہ یہ واجب ہے۔ اپنے باپ کی اور ماں کی عزت کر (یہ پہلا حکم ہے جس کے ساتھ وعدہ بھی ہے)۔ تاکہ تیرا بھلا ہو اور تیری عمر زمین پر دراز ہو۔

¹ بائبل، کتاب احبار (30:6:18)، 171

"اور اے اولاد والو! تم اپنے فرزندوں کو غصہ نہ دلاؤ بلکہ خداوند کی طرف سے تربیت اور نصیحت دے دے کر ان کی پرورش کرو۔"¹

اور دوسری جگہ بیوی کو خاوند اور اولاد کو والدین کے تابع قرار دیا ہے۔

"اے بیویو! جیسا خداوند میں مناسب ہے اپنے شوہروں کے تابع رہو۔ اے شوہرو! اپنی بیویوں سے محبت رکھو اور ان سے تلخ مزاجی نہ کرو۔ اے فرزندو! ہر بات میں اپنے ماں باپ کے فرمانبردار رہو کیونکہ یہ خداوند میں پسندیدہ ہے۔ اے اولاد والو! اپنے فرزندوں کو دق نہ کرو تاکہ وہ بے دل نہ ہو جائیں۔"²

• والدین گناہ کریں گے تو سزا انکی نسلوں کو ضرور ملے گی

ہزاروں پر فضل کرنے والا۔ گناہ اور تقصیر اور خطا کا بخشنے والا لیکن وہ مجرم کو ہر گز بری نہیں کرے گا بلکہ باپ دادا کے گناہ کی سزا ان کے بیٹوں اور پوتوں کو تیسری اور چوتھی پشت تک دیتا ہے۔³

محرم رشتوں کا تقدس اسلام کی نظر میں

آج بے حیائی کا دور دورہ ہے، دنیا گناہوں کے سمندر میں غرق ہے، چاروں طرف فحاشی پھیلی ہوئی ہے، یقیناً اس کے بہت سے اسباب ہیں، مگر اس کا ایک سبب بد نظری اور نظر کی بے احتیاطی بھی ہے، یہ ایک ایسا ہتھیار ہے جس کو شیطان انسان کے ہاتھ میں دے کر پوری طرح مطمئن ہو چکا ہے، اب اسے کبھی کسی طاغوتی منصوبے کو بروئے کار لانے میں زیادہ جدوجہد نہیں کرنی پڑتی، یہ بد نظری خود بخود اس کی آرزوؤں کی خاطر خواہ تکمیل کر دیتی ہے۔ نظر کی حفاظت میں کوتاہی بے شرمی کی بنیاد، فتنہ و فساد کا موثر ذریعہ اور منکرات و معاصی کا سب سے بڑا محرک ہے، تجربہ اور تحقیق سے آسانی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ آج کم سے کم ۷۰ فیصد جرائم اور فحاشیاں محض اس بنیاد پر دنیا میں وقوع پذیر ہوتی ہیں کہ ان کی باقاعدہ تربیت سنی ماہالوں، ٹی وی پروگراموں، ویڈیو کیسٹوں اور ایسی پارٹیوں کے ذریعے کی جاتی ہے، جس میں اچھی طرح غیر محرم عورتوں کو دیکھنے اور اختلاط کا موقع فراہم ہوتا ہے، اسی بد نظری کی پاداش میں بلند وبالا ورع و تقویٰ کے میناروں میں دراڑیں پڑ گئیں اور ذرا سی بد احتیاطی نے زندگی بھر

¹ بائبل، کتاب افسیوں (24:6)، 1638

Bible, Book of Ephesians (24:6), 1638

² بائبل، کتاب کلسیوں (7:4)، 1651

Bible, Book of Colassians (7:4), 1651

³ بائبل، کتاب خروج (16:34)، 135

Bible, Book of Exodus (16:34), 135

کے نیک کاموں پر بد نما داغ لگا دیئے۔ اسلام میں اسی لئے پہلے محرمات ماں، بیٹی، بہن کے تقدس کا ذکر کیا گیا ہے۔ اسکے بعد ان مسائل کا ذکر کیا گیا ہے جن سے چادر و چار دیواری کا تحفظ برقرار رہ سکے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"حرام کی گئیں تم پر تمہاری مائیں اور تمہاری بیٹیاں اور تمہاری بہنیں اور تمہاری پھوپھیاں اور تمہاری خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں اور تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا ہو اور تمہاری دودھ شریک بہنیں اور تمہاری بیویوں کی مائیں اور تمہاری پالی ہوئی لڑکیاں، جو تمہاری گود میں تمہاری ان عورتوں سے ہیں جن سے تم صحبت کر چکے ہو، پھر اگر تم نے ان سے صحبت نہ کی ہو تو تم پر کوئی گناہ نہیں اور تمہارے ان بیٹوں کی بیویاں جو تمہاری پشتوں سے ہیں اور یہ کہ تم دو بہنوں کو جمع کرو، مگر جو گزر چکا۔ بیشک اللہ ہمیشہ سے بے حد بخشنے والا، نہایت مہربان ہے۔" ¹

• والدین کی فرامرداری

اسلام کے عائلی نظام اور معاشرتی زندگی میں خاندان کو بنیادی اکائی قرار دیتے ہوئے اسے بنیادی اہمیت اور کلیدی مقام دیا گیا ہے۔ خاندان میں ایک مظہر والدین کا وجود ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اور تیرے رب نے یہ حکم دیا ہے کہ بجزو (اللہ) اس کے کسی کی عبادت مت کرو اور اپنے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ، اگر وہ یعنی ماں باپ تیری زندگی میں بڑھاپے کو پہنچ جائیں، چاہے ان میں ایک پیچھے یا دونوں (اور ان کی کوئی بات تجھے ناگوار گزرے تو) ان سے کبھی ”اُف“ بھی مت کہنا اور نہ انہیں جھڑکنا اور ان سے خوب ادب سے بات کرنا، اور ان کے سامنے شفقت سے انکساری کے ساتھ جھکے رہنا اور یوں دعا کرتے رہنا: اے ہمارے پروردگار! تو ان پر رحمت فرما، جیسا کہ انہوں نے بچپن میں مجھے پیالا ہے۔ صرف ظاہر داری نہیں، دل سے ان کا احترام کرنا) تمہارا رب تمہارے دل کی بات خوب جانتا ہے اور اگر تم سعادت مند ہو تو وہ توبہ کرنے والے کی خطائیں کثرت سے معاف کرنے والا ہے۔" ²

اولاد کو یہ سوچنا چاہیے کہ والدین نہ صرف میرے وجود کا سبب ہیں، بلکہ آج میں جو کچھ بھی ہوں، ان ہی کی برکت سے ہوں، والدین ہی ہیں جو اولاد کی خاطر نہ صرف ہر طرح کی تکلیف دکھ اور مشقت کو برداشت کرتے ہیں، بلکہ بسا اوقات اپنا آرام و راحت اپنی خوشی و خواہش کو بھی اولاد کی خاطر قربان کر دیتے ہیں۔ جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو

¹ النساء: 23

Al-Nisaa 4:23

² بنی اسرائیل 17:23-24-25

Bani Israel 17:23,24,25

اس کی پرورش کے لیے باپ محنت و مشقت برداشت کرتا ہے، سردی ہو یا گرمی، صحت ہو یا بیماری، وہ اپنی اولاد کی خاطر کسب معاش کی صعوبتوں کو برداشت کرتا ہے اور ان کے لیے کما کراتا ہے، ان کے اوپر خرچ کرتا ہے، ماں گھر کے اندر بچے کی پرورش کرتی ہے، اسے دودھ پلاتی ہے، اسے گرمی و سردی سے بچانے کی خاطر خود گرمی و سردی برداشت کرتی ہے، بچہ بیمار ہوتا ہے تو ماں باپ بے چین ہو جاتے ہیں، ان کی نیندیں حرام ہو جاتی ہیں۔

• تقابلی جائزہ

تعلیمات عیسوی میں والدین کی تربیت کو اولاد کی تربیت سے بھی ضروری قرار دیا گیا ہے۔ اور والدین کو سبق دیا گیا کہ اگر تم جرم کروں گے تو اسکی نحوست نسلوں میں ضرور منتقل کر دی جائے گی۔ اور اسلام میں والدین کی اچھی تربیت پر اسکی اولاد کو صدقہ جاریہ اور ایصالِ ثواب جب کہ بری تربیت پر سزا و عقاب قرار دیا گیا ہے۔ محرم رشتوں کے تقدس میں تعلیمات عیسوی کو برقرار رکھتے ہوئے اسلام نے بھی ان رشتوں کے تقدس مثلاً ماں، بیٹی، بہن، بھتیجی، بھانجی، پھوپھی، خالہ وغیرہ کو عزت کی نگاہ سے دیکھنے کا حکم دیا ہے۔

5۔ بائبل میں ازدواجی زندگی کی حفاظت اور بغیر عذرِ شرعی طلاق نہ دینے کا حکم

طلاق سے خاندانی محبتیں نفرتوں سے بدل جاتی ہیں۔ اس سے عورت کا دل ٹوٹتا ہے اور اگر بچے ہوں تو خاندان بکھر جاتا ہے۔ طلاق کا سب سے زیادہ نقصان وہ اور دیر یا اثر معصوم بچوں پر پڑتا ہے، جس سے ان کی زندگی میں بہت بڑی محرومی پیدا ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسانی زندگی کا نظام ہی کچھ ایسا بنایا ہے کہ بچوں کو ماں اور باپ دونوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ بچوں کی شخصیت کی تعمیر میں دونوں کا اپنا اپنا کردار اور حصہ ہوتا ہے۔ ماں کا پیار باپ، یا کوئی بھی اور نہیں دے سکتا اور اسی طرح باپ کا شفیق سایہ ماں نہیں دے سکتی۔ بچوں کو نہ صرف ماں اور باپ دونوں کی ضرورت ہوتی ہے بلکہ ایسے ماں باپ کی ضرورت ہوتی ہے، جو ایک دوسرے سے گہری محبت کرتے ہوں۔ ان کی باہم محبت کا اثر بچوں پر بھی پڑتا ہے۔ جو ماں باپ چھوٹی چھوٹی باتوں پر لڑتے جھگڑتے ہیں یا معمولی مسئلوں پر اپنی انا (ego) کو لے کر ایک دوسرے سے جدا ہوتے ہیں، معصوم بچوں پر وہ سب سے زیادہ ظلم ڈھاتے ہیں۔ ان کے بچپن کے خوش گوار اور پر مسرت دور کو زہر آلود کر دیتے ہیں، اور زندگی کے بالکل آغاز ہی میں، ان کی زندگی کا مزہ اکر کر دیتے ہیں۔ اسی لئے تعلیمات عیسوی میں طلاق دینے سے منع کیا گیا ہے۔ جیسا کہ کتاب ملاکی میں موجود ہے:

"خداوند تیرے اور تیری جوانی کی بیوی کے درمیان گواہ ہے۔ تو نے اُس سے بیوفائی کی ہے اگرچہ وہ تیری رفیق اور منکوحہ بیوی ہے۔ اور کیا اُس نے ایک ہی کو پیدا نہیں کیا باوجودیکہ اُس کے پاس اور ارواح موجود تھیں؟ پھر کیوں ایک ہی کو پیدا کیا؟ اِس لئے کہ خدا ترس نسل پیدا ہو۔ پس تم اپنے نفس سے خبردار رہو اور کوئی اپنی جوانی کی بیوی سے بیوفائی نہ کرے۔ کیونکہ خداوند اسرائیل کا خدا فرماتا

ہے میں طلاق سے بیزار ہوں اور اُس سے بھی جو اپنی بیوی پر ظلم کرتا ہے ربِّ الافواج فرماتا ہے اِس لئے تم اپنے نفس سے خبردار رہو تاکہ بیوفائی نہ کرو۔¹

• جنسی افعال میں پاکیزگی، زنا کی حدود اور لعان بائبل کی نظر میں

شادی، بیاہ سے بڑھ کر کوئی چیز محبت کو پیدا نہیں کر سکتی مگر طلاق کے خوف سے لوگ نکاح سے بھاگنے لگے۔ خاندانی محبت و مودت کا شیرازہ بکھر گیا۔ اور وقت گزارنے کے لئے کسی نے بوائے فریڈ تو کسی نے گرل فریڈ رکھ لی جب اس نے بے وفائی کی تو کسی جانور سے دل لگالیا اور اسی کے ساتھ زندگی بسر کرنے لگے۔ اگر کوئی مرد کسی عورت کو بیاہے اور اُس کے پاس جائے اور بعد اُس کے اُس سے نفرت کر کے۔ شرمناک باتیں اُس کے حق میں کہے اور اُسے بدنام کرنے کے لئے یہ دعویٰ کرے کہ میں نے اِس عورت سے بیاہ کیا اور جب میں اُس کے پاس گیا تو میں نے کُنوارے پن کے نشان اُس میں نہیں پائے۔ تب اُس لڑکی کا باپ اور اُس کی ماں اُس لڑکی کے کُنوارے پن کے نشانوں کو اُس شہر کے پھانک پر بزرگوں کے پاس لے جائیں۔ اور دلائل سے اسکا کُنوارہ پن ثابت کریں۔ تب شہر کے بزرگ اُس شخص کو پکڑ کر اُسے کوڑے لگائیں۔ اور اُس سے چاندی کی سَمِشال جُرمانہ لے کر اُس لڑکی کے باپ کو دیں اِس لئے کہ اُس نے ایک اسرائیلی کُنواری کو بدنام کیا اور وہ اُس کی بیوی بنی رہے اور وہ زندگی بھر اُس کو طلاق نہ دینے پائے۔ اور اگر یہ بات سچ ہو کہ لڑکی میں کُنوارے پن کے نشان نہیں پائے گئے۔ تو وہ اُس لڑکی کو اُس کے باپ کے گھر کے دروازہ پر نکال لائیں اور اُس کے شہر کے لوگ اُسے سنگسار کریں کہ وہ مر جائے کیونکہ اُس نے اسرائیل کے درمیان شرارت کی کہ اپنے باپ کے گھر میں فاحشہ پن کیا۔ یوں تُو ایسی بُرائی کو اپنے درمیان سے دفع کرنا۔ اور اگر کوئی مرد کسی شوہر والی عورت سے زنا کرتے پکڑا جائے تو وہ دونوں مار ڈالے جائیں یعنی وہ مرد بھی جس نے اُس عورت سے صحبت کی اور وہ عورت بھی۔ یوں تُو اسرائیل میں سے ایسی بُرائی کو دفع کرنا۔²

• طلاق اور دوسرا بیاہ

اگر کوئی عورت واضح بے حیائی کی طرف آتی ہے۔ اور اس کے خاوند کو خبر ہو جاتی ہے تو پھر وہ طلاق دے سکتا ہے۔ استثناء میں ذکر کیا گیا ہے۔

¹ بائبل، کتاب ملاکی (5:3)، 1303

Bible, Book of Malachi (5:3), 1303

² بائبل، کتاب استثناء (22:21)، 274-275

Bible, Book of Deuteronomy (22:21), 274, 275

اگر کوئی مرد کسی عورت سے بیاہ کرے اور پھر وہ اُس میں کوئی ایسی بیہودہ بات یائے جس سے اُس عورت کی طرف اُس کی انتہات نہ رہے تو وہ اُس کا طلاق نامہ لکھ کر اُس کے حوالہ کرے اور اُسے اپنے گھر سے نکال دے۔ اور جب وہ اُس کے گھر سے نکل جائے تو وہ دوسرے مرد کی ہو سکتی ہے۔ 3 پر اگر دوسرا شوہر بھی اُس سے ناخوش رہے اور اُس کا طلاق نامہ لکھ کر اُس کے حوالہ کرے اور اُسے اپنے گھر سے نکال دے یا وہ دوسرا شوہر جس نے اُس سے بیاہ کیا ہو مَر جائے۔ تو اُس کا پہلا شوہر جس نے اُسے نکال دیا تھا اُس عورت کے ناپاک ہو جانے کے بعد پھر اُس سے بیاہ نہ کرنے یائے کیونکہ ایسا کُھداوند کے نزدیک مکروہ ہے۔ سو تو اُس ملک کو جسے کُھداوند تیرا کُھدا میراث کے طور پر تجھ کو دیتا ہے گنہگار نہ بنانا۔¹

• طلاق دینے کی جائز صورت

یہ بھی کہا گیا تھا کہ جو کوئی اپنی بیوی کو چھوڑے اُسے طلاق نامہ لکھ دے۔ لیکن میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ جو کوئی اپنی بیوی کو حرام کاری کے سوا کسی اور سبب سے چھوڑ دے وہ اُس سے زنا کرتا ہے اور جو کوئی اُس چھوڑی ہوئی سے بیاہ کرے وہ زنا کرتا ہے۔²

طلاق اسلام کی نظر میں

اسلام نے طلاق کا قانون علیحدگی کے لیے نہیں بلکہ زوجین کے درمیان پیدا ہونے والی نفرت کو عدت کے دوران رجوع کے لیے کوشاں ہونے اور زوجیت میں نفرت کی بجائے محبت کے جذبات پیدا کرنے کے لیے سوچ بچار کا وقت مہیا کرنے کے لیے دیا ہے۔ اسلام میں طلاق ایک رجعت اور ضرورت کے تحت مکروہ فعل کے طور پر جائز قرار دی گئی ہے مگر شریعت اسے پسند نہیں کرتی ہے۔ حضرت محارب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

مَا أَحَلَّ اللَّهُ شَيْئًا أَبْغَضَ إِلَيْهِ مِنَ الطَّلَاقِ.

"اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں کو حلال کیا ہے ان میں اُس کے نزدیک سب سے ناپسندیدہ طلاق ہے۔"³

¹ بائبل، کتاب استثناء (11:24)، 277

Bible, Book of Deuteronomy (11:24), 277

² بائبل، کتاب متی (31:5)، 1315

Bible, Book of Matthew (31:5), 1315

³ ابو داؤد، سلیمان بن اشعث، السنن (لاہور: دار السلام، 2006ء)، 2:213

Abu Dawood, Suleman bin Ash'as, Al-Sunan (Lahore: Dar-ul-Salam, 2006), 2:213

علمی و تحقیقی مجلہ الادراک

طلاق پر عمل درآمد کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ انسان ان تمام عوامل پر غور کرے جو اس کا نتیجہ ثابت ہو سکتے ہیں۔ اس میں زوجین کو ذاتی زندگی کے علاوہ ان کے بچوں کے معاملات، آئندہ کی زوجیت کے معاملات، معاشرت اور معاش کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ نیز یہ بھی سوچنا چاہیے کہ ان کی آئندہ زندگی کا شریک حیات سابقہ زوجیت کے معیار پر پورا اتر سکے گا یا نہیں! لہذا ان نتائج تک پہنچنے سے پہلے اپنی اصلاح کرے تو یقیناً طلاق تک جانے کی ضرورت پیش نہیں آتی۔

اسلام میں طلاق کے اصلاحی احکامات بھی درحقیقت تاریخی روایتوں سے جڑی برائیوں کے خاتمے کے لیے نافذ ہوئے ہیں۔ ان تاریخی واقعات کے پس منظر کو مد نظر رکھتے ہوئے اسلام نے جو بھی اصلاحات کیں، وہ درحقیقت عورتوں پر کیے جانے والے بے جا مظالم، تشدد، نفرت اور منفی رواجوں کے تدارک کے لیے تھیں۔ ان میں نفرت کے باوجود عورت کو نکاح میں جبراً باندھے رکھنے، طلاق کے حق سے محروم رکھنے یا خاوندوں کی طرف سے علیحدہ قسمیں کھالینے اور پھر قسموں کی آڑ میں عورتوں کو زوجیت کے حقوق سے محروم رکھنا ان لوگوں کی زندگی کا معمول تھا۔ اس طرح آزاد عورت منکوحہ ہونے کے باوجود ذہنی اور جسمانی طور پر غلامی کے ایسے بندھنوں میں بندھی ہوئی تھی جن سے اسلام نے انہیں عملاً آزاد کرادیا اور خاوند کے ہاتھ میں اس کو شرعی جواز سے باندھ دیا۔

قرآنی تعلیمات تو یہ ہیں کہ اگر شوہر کو بیوی ناپسند ہو تب بھی وہ اس سے نباہ کرنے کی کوشش کرے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"اور ان کے ساتھ اچھے طریقے سے برتاؤ کرو، پھر اگر تم انہیں ناپسند کرتے ہو تو ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو ناپسند کرو اور اللہ اس میں بہت سی بھلائی رکھ دے۔"¹

یہ آیت مبارکہ بتلاتی ہے کہ اختلاف اور نزاع کی صورت میں حتی الامکان طلاق سے گریز کیا جانا چاہیے اور اگر طلاق ناگزیر ہو تو صرف ایک طلاق رجعی دی جائے کیونکہ اس کے بعد عدت پوری ہونے تک اس معاملہ پر نظر ثانی کا موقع رہے گا اور عدت کے دوران زوجین میں رجوع کا حق موجود رہتا ہے ورنہ عدت کے بعد عورت علیحدہ ہو جائے گی۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"یہ طلاق (رجعی) دوبارہ ہے، پھر یا تو اچھے طریقے سے رکھ لینا ہے، یا نیکی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے اور تمہارے لیے حلال نہیں کہ اس میں سے جو تم نے انہیں دیا ہے کچھ بھی لو، مگر یہ کہ وہ دونوں ڈریں کہ وہ اللہ کی حدیں قائم نہیں رکھیں گے۔ پھر اگر تم ڈرو کہ وہ دونوں اللہ کی حدیں قائم نہیں رکھیں گے تو ان دونوں پر اس میں کوئی گناہ نہیں جو عورت اپنی جان چھڑانے کے بدلے میں دے دے۔ یہ اللہ

¹ النساء: 4:19

کی حدیں ہیں، سو ان سے آگے مت بڑھو اور جو اللہ کی حدوں سے آگے بڑھے گا تو یہی لوگ ظالم ہیں۔¹

• بیوہ کو دوبارہ شادی کی ترغیب

بیوہ عورت کسی بھی خاندان کے لئے بوجھ ثابت ہو، یا کم عمری میں بیوہ ہو جائے تو اسکی شادی کر دینا ہی بہتر ہے کیونکہ فارغ رہ کر کئی طرح کے فتنوں کا شکار ہو جاتی ہے۔ اور خاندان کے امن کا شیرازہ بکھیرنے کا باعث بن جاتی ہے۔ اسی لئے یتیمیتھیں میں ذکر کیا گیا ہے۔

"پس میں یہ چاہتا ہوں کہ جو ان بیوائیں بیاہ کریں۔ اُن کے اولاد ہو۔ گھر کا انتظام کریں اور کسی مخالف کو بدگوئی کا موقع نہ دیں۔ کیونکہ بعض گمراہ ہو کر شیطان کی پیروی ہو چکی ہیں۔ اگر کسی ایمان دار عورت کے ہاں بیوائیں ہوں تو وہی اُن کی مدد کرے اور کلیسیا پر بوجھ نہ ڈالا جائے تاکہ وہ اُن کی مدد کر سکے جو واقعی بیوہ ہیں۔"²

• تقابلی جائزہ

عیسوی تعلیمات میں طلاق دینے کی اجازت نہیں۔ جس سے نکاح ہو گیا وہ جیسا کیسا بھی ہو اب مرتے دم تک اسی کے ساتھ رہنا ہو گا اور اگر طلاق دی جائے تو اس سے شادی کرنے والے کو زانی قرار دیا گیا جس سے لوگ نکاح سے بھاگنے لگے اور تنہا زندگی گزارنے کو ترجیح دینے لگے۔ جبکہ اسلام میں پہلے عورت کو حتی الوسعت سمجھانے اور رشتہ ازدواج کو جوڑے رکھنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ لیکن اگر مزاج نہ ملیں تو مسلسل لڑنے جھگڑنے اور زندگی اجیرن بنانے کی بجائے علیحدگی ہی بہتر ہے۔ پھر عدت گزار کر آنے نکاح کرنے کی اجازت دی گئی جس سے نہ صرف ایک بیوہ کا معاشرے سے بوجھ ختم کیا گیا بلکہ برائی کا دروازہ بھی بند کر دیا گیا۔

6- تعدد ازدواج سے متعلق احکام

مرد کا ایک وقت میں ایک سے زیادہ شادیاں کرنا یعنی تعدد ازدواج ایک قدیم رواج ہے جو ہر ملک اور قوم میں جاری رہا۔ اس کا محرک آبادی میں اضافہ کرنے کا جذبہ تھا۔ اب سے کئی ہزار برس پیشتر جب شرح اموات بہت زیادہ تھی۔ لڑائیوں کی کثرت اور وباؤں کے باعث بہت زیادہ جانیں ضائع ہوتی تھیں۔ آبادی کم تھی اور زمین وافر۔ اس وقت قبیلوں کی زندگی اور موت کا انحصار اپنے قبیلے کی افرادی قوت پر ہوتا تھا۔ اس لیے ایک مرد کئی کئی

¹ البقرہ 2:229

Al-Baqarah 2:229

² بائبل، کتاب تیمیتھیں (21:5)، 1665

Bible, Book of Timothy (21:5), 1665

عورتوں سے شادی کر لیتا تھا۔ بعد میں جب آبادی بڑھ گئی اور خوراک اور ذرائع معاش تنگ ہو گئے تو ایک سے زیادہ بیویاں رکھنا صرف بادشاہوں اور امیروں کا مشغلہ رہ گیا۔ کیونکہ وہ معاش کی فکر سے آزاد تھے۔ بائبل میں بھی انبیاء کی کئی بیویوں کا ذکر اور ایک بیوی لونڈی ہے تو دوسری شادی آزاد عورت سے کر سکتا ہے۔ اسی طرح ابراہیم کی دو بیویاں حاجر اور سارہ کا ذکر ملتا ہے۔ مگر عیسائیت آج اس عمل سے قاصر نظر آتی ہے۔ خروج میں ذکر کیا گیا ہے۔

"اور اگر کوئی شخص اپنی بیٹی کو لونڈی ہونے کے لئے بیچ ڈالے تو وہ غلاموں کی طرح چلی نہ جائے۔ اگر اُس کا آقا جس نے اُس سے نسبت کی ہے اُس سے خوش نہ ہو تو وہ اُس کا فدیہ منظور کرے پر اُسے یہ اختیار نہ ہو گا کہ اُس کو کسی اجنبی قوم کے ہاتھ بیچے کیونکہ اُس نے اُس سے دغا بازی کی۔ اور اگر وہ اُس کی نسبت اپنے بیٹے سے کر دے تو وہ اُس سے بیٹیوں کا سا سلوک کرے۔ اگر وہ دوسری عورت کر لے تو بھی وہ اُس کے کھانے پکڑے اور شادی کے فرض میں قاصر نہ ہو۔ اور اگر وہ اُس سے یہ تینوں باتیں نہ کرے تو وہ مُفت بے روپے دئے چلی جائے۔"¹

• داؤد کے بیٹے اور کئی بیویاں

اور جبرون میں داؤد کے ہاں بیٹے پیدا ہوئے۔ امنون اُس کا پہلو ٹھاتا جو یزرعیلی اغینو عم کے بطن سے تھا۔ اور دوسرا کلیاب تھا جو کرملی نابال کی بیوی ایسیحیل سے ہوا۔ تیسرا ابی سلوم تھا جو جسور کے بادشاہ تلمی کی بیٹی معہ سے ہوا۔ چوتھا ادونیاہ تھا جو حیثیت کا بیٹا تھا اور یانچواں سفطیاہ جو ابریطال کا بیٹا تھا۔ اور چھٹا اترعام تھا جو داؤد کی بیوی عجلاہ سے ہوا۔ یہ داؤد کے ہاں جبرون میں پیدا ہوئے۔²

اسلام میں تعدد ازواج کی اجازت

دین اسلام میں نہ صرف تعدد ازواج کی اجازت ہے بلکہ نبی آخر الزماں ﷺ کے عمل سے بھی ثابت ہے۔ کیونکہ دنیا کی دیگر قوموں کی طرح عرب میں بھی تعدد ازواج کا رواج تھا۔ ایک سے زیادہ شادیوں کو معیوب نہیں سمجھا جاتا تھا۔ جنگ احد میں ستر مسلمان شہید ہو گئے تو مدینہ کی چھوٹی سی آبادی کے لیے یہ ایک بڑا واقعہ تھا۔ میدان جنگ میں عورتیں، بچے اور بوڑھے شریک نہیں ہوتے۔ مرنے والے عموماً جوان ہی ہوتے ہیں۔ جنگ کے بعد جو عورتیں بیوہ اور بچے یتیم ہو گئے ان کا مسئلہ بڑا اہم تھا۔ اس پس منظر میں یہ آیت نازل ہوئی۔

¹ بائبل، کتاب خروج (19:21)، 113

Bible, Book of Exodus (19:21), 113

² بائبل، کتاب سموایل (8:3)، 433

Bible, Book of Samuel (8:3), 433

"اگر تمہیں ڈر ہے کہ تم یتیموں کے ساتھ انصاف نہ کر سکو گے تو جو دوسری عورتیں تمہیں پسند آئیں ان سے نکاح کر لو۔ دودو تین تین اور چار چار تک۔ لیکن اگر تم اس بات سے ڈرتے ہو کہ ان کے ساتھ انصاف نہ کرو گے تو ایک ہی سے نکاح کرو۔"¹

اس میں شک نہیں کہ یہ آیت ایک خاص موقع پر نازل ہوئی تھی لیکن یہ بات بالکل غلط ہے کہ ایک سے زیادہ شادیوں کی اجازت ایک وقت خاص میں مخصوص حالات کے پیش نظر دی گئی تھی۔ اب وہ حالات بدل گئے اس لیے یہ اجازت باقی نہیں رہی۔ آیت میں اس کا صراحتاً یا اشارتاً کوئی ذکر نہیں ہے۔ پھر یہ کہ پوری اسلامی تاریخ اس کی تردید کرتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں اس پر عمل ہوا، صحابہ اور تابعین کے دور میں عمل ہوا، تبع تابعین کے دور میں عمل ہوا، ہر دور کے مسلمان اس پر عمل کرتے چلے آ رہے ہیں۔ کسی بھی دور میں اسے ایک وقتی تدبیر نہیں سمجھا گیا۔ کسی ایسے شخص کا جس کی قرآن و حدیث پر نظر ہو، جس کا کوئی دینی اور علمی اعتبار ہو اور جسے علماء و فقہاء امت میں شمار کیا جاتا ہو اس کے خلاف آواز نہ اٹھانا اس بات کی دلیل ہے کہ ان سب کے نزدیک قرآن کی یہ آیت، وقتی ہدایت نہیں بلکہ اس میں دی گئی اجازت مستقل ہے۔

اہل عرب جتنی بیویاں چاہے رکھتے تھے۔ اس آیت نے چار کی حد مقرر کر دی۔ اس سے زیادہ بیویاں آدمی نہیں رکھ سکتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ایک صاحب اسلام لائے تو ان کی دس بیویاں تھیں۔ آپؐ نے فرمایا: "قرآن نے چار کی اجازت دی ہے تم چار کو رکھو اور باقی کو چھوڑ دو۔"²

ایک صاحب اسلام لائے تو ان کی پانچ بیویاں تھیں۔ آپؐ نے فرمایا: "ان میں سے چار کو اپنی زوجیت میں رکھو اور ایک کو الگ کر دو۔"³

بعض دوسری قوموں میں ایک سے زیادہ بیویاں رکھنے کا رواج مسلمانوں کے مقابلے میں زیادہ ہے۔ خاص بات یہ ہے کہ اس میں پہلی بیوی ہی کو حقیقی بیوی تسلیم کیا جاتا ہے۔ دوسری بیوی کو پہلی بیوی کا درجہ اور مقام حاصل نہیں ہوتا۔ دوسری بیویوں کو معاشرہ میں جس حقارت سے دیکھا جاتا ہے اور جس طرح وہ ظلم کا نشانہ بنتی رہتی

¹ النساء: 4:3

Al-Nisaa 4:3

² ترمذی، محمد بن عیسیٰ، السنن الترمذی (بیروت: مکتبہ دار الفکر، سن 2:301)

Tirmizi, Muhammad bin Esaa, Al-Sunan Al-Tirmizi (Berut: Maktaba Dar-ul-Fikr), 2:301

³ بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح (لاہور: ضیاء القرآن پبلیکیشنز، 2015ء)، 2:569

Bukhari, Muhammad bin Ismail, Al-Jame Al-Sahih (Lahore: Zia-ul-Quran Publications, 2015), 2:569

ہیں، عدالتوں کو چاہیے کہ اس کا جائزہ لیں اور اس کے سد باب کی راہیں تلاش کریں۔ اسلام میں کسی شخص کے ایک سے زائد بیویاں ہوں تو ان کے درمیان فرق و امتیاز کو وہ جائز نہیں سمجھتا، بلکہ اس کا سد باب کرتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

تَزَوُّجُوا الْوَدُودَ الْوَلَدَ ، فَإِنِّي مَكَاثِرُكُمْ الْأَنْبِيَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

"شادیاں کرو محبت کرنے والی اور زیادہ بچے جننے والی عورتوں کے ساتھ۔ پس بے شک قیامت والے دن میں انبیاء پر اپنی امت کی کثرت پر فخر کروں گا۔"¹

• تقابلی جائزہ

بائبل میں ایک سے زیادہ شادیاں کرنے کی اجازت نہیں الا کہ ایک لونڈی ہو تو دوسری آزاد سے کر سکتا ہے۔ اسی لئے بیوہ اور مطلقہ ساری زندگی سسکیاں لیتے اور معاشرے پر بوجھ بن کر زندگی گزارتی ہیں۔ جبکہ اسلام نے عدل و انصاف کے ساتھ ایک وقت میں چار تک بیویاں رکھنے کی اجازت دی۔ خود نبی کریم ﷺ کی 11 بیویاں جن میں سے کنواری ایک تھی آپ ﷺ نے اپنے عمل سے بیوہ اور مطلقہ کا تحفظ سکھلایا۔ تعدد ازواج سے نہ صرف خواتین کو تحفظ ملتا ہے بلکہ زنا کے دروازے بھی ہمیشہ کے لئے بند ہو جاتے ہیں کیونکہ نکاح سے زنا کے راستے بند ہو جاتے ہیں۔

7۔ خواتین کی وراثت بائبل کی نظر میں

خاندان کی بقاء اور اسکو مجتمع رکھنے کے لئے تقسیم وراثت کے عمل میں عدل و انصاف بہت ضروری ہے۔ عام لوگوں میں کثرت سے اور بعض خواص میں بھی مالی معاملات کے بارے میں جو بڑی کوتاہیاں اور غلطیاں ہو رہی ہیں، ان میں سے ایک کوتاہی میراث کا اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام و ارشادات کے مطابق تقسیم نہ کرنا، بلکہ ایک وارث یا چند وارثوں کا اسے ہڑپ کر جانا اور دوسرے وارثوں کو محروم کرنا ہے۔ بائبل میں اپنے خاندان سے باہر شادی کرنے والی لڑکی کو وراثت سے محروم رکھا گیا ہے اور اسی طرح بڑے بیٹے کو سب سے زیادہ حق دار قرار دیا گیا ہے۔ کتاب گنتی میں ذکر کیا گیا ہے۔

حضرت موسیٰ نے انکے معاملہ کو خُداوند کے حضور پیش کیا۔ خُداوند نے موسیٰ سے کہا۔ صلا فاد کی بیٹیاں ٹھیک کہتی ہیں۔ تُو اُن کو اُن کے باپ کے بھائیوں کے ساتھ ضرور ہی میراث کا حصہ دینا یعنی اُن کو اُن کے باپ کی میراث

¹ طبرانی، سلیمان بن احمد بن ایوب، المعجم الاوسط (لاہور: پروگریسو بکس، 2015ء) 4:310

Tabrani, Suleman bin Ahmad, Al-Mojam Al-Ausat (Lahore: Progressive Books, 2015), 4:310

ملے۔ اور بنی اسرائیل سے کہہ کہ اگر کوئی شخص مر جائے اور اُس کا کوئی بیٹا نہ ہو تو اُس کی میراث اُس کی بیٹی کو دینا۔ اگر اُس کی کوئی بیٹی بھی نہ ہو تو اُس کے بھائیوں کو اُس کی میراث دینا۔ اگر اُس کے بھائی بھی نہ ہوں تو تم اُس کی میراث اُس کے باپ کے بھائیوں کو دینا۔ اگر اُس کے باپ کا بھی کوئی بھائی نہ ہو تو جو شخص اُس کے گھرانے میں اُس کا سب سے قریبی رشتہ دار ہو اُسے اُس کی میراث دینا۔ وہ اُس کا وارث ہو گا اور یہ حکم بنی اسرائیل کے لئے جیسا خداوند نے موسیٰ کو فرمایا وہی فرض ہو گا۔¹

• شادی شدہ عورتوں کی میراث

لیکن اگر وہ بنی اسرائیل کے اور قبیلوں کے آدمیوں سے بیاہی جائیں تو اُن کی میراث ہمارے باپ دادا کی میراث سے نکل کر اُس قبیلہ کی میراث میں شامل کی جائے گی جس میں وہ بیاہی جائیں گی۔ یوں وہ ہمارے قُرمہ کی میراث سے الگ ہو جائے گی اور جب بنی اسرائیل کا سال یوبلی آئے گا تو اُن کی میراث اُسی قبیلہ کی میراث سے ملحق کی جائے گی جس میں وہ بیاہی جائیں گی۔ یوں ہمارے باپ دادا کے قبیلہ کی میراث سے اُن کا حصہ نکل جائے گا۔ جو احکام اور فیصلے خداوند نے موسیٰ کی معرفت موسیٰ کے میدانوں میں جویریہ کو کے مقابل یردن کے کنارے واقع ہیں بنی اسرائیل کو دئے وہ یہی ہیں۔²

خواتین کی وراثت اسلام کی نظر میں

بعثتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل عرب میں عورتوں کو وراثت کا حق حاصل نہیں تھا، نہ باپ کے ورثے سے کچھ اسے ملتا تھا اور نہ شوہر ہی سے۔ روایات کے مطابق ہجرت کے تین سال بعد مدینہ کے ایک رئیس 'اوس بن ثابت' انتقال کر گئے اور پسماندگان میں ایک بیوہ اور چار نو عمر صاحبزادیوں کو چھوڑا۔ مدنی رواج کے مطابق ورثاء میں سے صرف بالغ مرد جو جنگ میں حصہ لینے کے قابل تھے، وراثت کے حق دار تھے۔ یہاں تک کہ کمسن بیٹے کو متوفی باپ کی وراثت سے کچھ نہیں ملتا تھا۔ چنانچہ اوس کے چچا زاد بھائیوں نے پوری جائیداد قبضے میں لے لی، جب کہ اوس کی بیوی اور بیٹیاں راتوں رات امیر سے فقیر ہو گئیں۔ اس موقع پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے قرآنی آیات نازل ہوئیں اور وراثت کے اسلامی احکام آگئے اور یہی اسلامی قانون وراثت ہے جس پر آج تک عمل کیا جاتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

¹ بائبل، کتاب گنتی (11:27)، 229

Bible, Book of Numbers (11:27), 229

² بائبل، کتاب گنتی (13:36)، 241

Bible, Book of Numbers (13:36), 241

"اللہ تمہیں تمہاری اولاد کے بارے میں تاکید حکم دیتا ہے، مرد کے لیے دو عورتوں کے حصے کے برابر حصہ ہے، پھر اگر وہ دو سے زیادہ عورتیں (ہی) ہوں، تو ان کے لیے اس کا دو تہائی ہے جو اس نے چھوڑا اور اگر ایک عورت ہو تو اس کے لیے نصف ہے۔ اور اس کے ماں باپ کے لیے، ان میں سے ہر ایک کے لیے اس کا چھٹا حصہ ہے، جو اس نے چھوڑا، اگر اس کی کوئی اولاد نہ ہو۔ پھر اگر اس کی کوئی اولاد نہ ہو اور اس کے وارث ماں باپ ہی ہوں تو اس کی ماں کے لیے تیسرا حصہ ہے، پھر اگر اس کے (ایک سے زیادہ) بھائی بہن ہوں تو اس کی ماں کے لیے چھٹا حصہ ہے، اس وصیت کے بعد جو وہ کر جائے، یا قرض (کے بعد)۔ تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے تم نہیں جانتے ان میں سے کون فائدہ پہنچانے میں تم سے زیادہ قریب ہے، یہ اللہ کی طرف سے مقرر شدہ حصے ہیں، بیشک اللہ ہمیشہ سب کچھ جاننے والا، کمال حکمت والا ہے۔"¹

• تقابلی جائزہ

تعلیمات عیسوی میں بیٹانہ ہو تو بیٹی کو وراثت سے حصہ ملے گا لیکن اگر اسکی شادی خاندان سے باہر ہوئی تو پھر بھی وہ وراثت سے محروم ہو جائے گی۔ جبکی اسلام نے ہر صورت میں بیٹی کو وراثت کی حصہ دار بنایا ہے۔ اور حصہ نہ دینے والوں کے لئے دائمی سزا کی وعید سنائی ہے۔ پھر بیٹی کے علاوہ ماں، اور بہن کو بھی شریک وراثت ٹھہرایا ہے۔

خلاصہ بحث

دین اسلام میں تعلیمات عیسوی کو ہی آگے بڑھاتے ہوئے مزید عائلی زندگی کو خوشگوار بنانے کے اصول و ضوابط اور چند احکام جو کہ انسانیت کے لئے مشکل ثابت ہو رہے تھے ان میں تخفیف بھی پیدا فرمادی ہے۔ مثلاً بائبل میں بچوں کو والدین کے تابع رہ کر زندگی گزارنے کا حکم اور سرکش بیٹے کے لئے سنگسار کی سزا کا تعین ہے۔ جبکہ نبوی تعلیمات میں بچوں کو والدین کی فرمانبرداری کا حکم دیا گیا ہے۔ نافرمان کو تربیت کے لئے ایک حد تک مارنے کی اجازت دی گئی ہے۔ قتل یا سنگسار کا حکم نہیں دیا گیا۔ کیونکہ مقصود اصلاح ہے نہ کہ اولاد کا خاتمہ۔

عیسوی تعلیمات میں بچوں کو اچھے ماحول میں رہنے اور اچھے دوست بنانے کی تلقین کی گئی ہے۔ جبکہ نبوی تعلیمات میں بھی انہی حکامات کو جاری رکھتے ہوئے سیدنا ابراہیمؑ کا اپنی اولاد کو پہلے اچھا ماحول دینے اور اسکے بعد انکے نیک بننے کی دعاؤں کو مشعل راہ قرار دیا گیا ہے۔ بائبل میں عورت کے اولیاء کو اسکی پاکدامنی پر پہلی رات جو خاوند سے بسر کی پردہ بکارت کے خون زدہ نشان دیکھانے کو کہا گیا ہے۔ جبکہ اسلام مکمل حیا کے ساتھ فقط چند قسموں پر فیصلہ

¹ النساء: 4:11

کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔ عیسوی تعلیمات میں طلاق دینے کی اجازت نہیں۔ جس سے نکاح ہو گیا وہ جیسا کیسا بھی ہو اب مرتے دم تک اسی کے ساتھ رہنا ہو گا اور اگر طلاق دی جائے تو اس سے شادی کرنے والے کو زانی قرار دیا گیا جس سے لوگ نکاح سے بھاگنے لگے اور تنہا زندگی گزارنے کو ترجیح دینے لگے۔ جبکہ اسلام میں پہلے عورت کو حتیٰ الوسعت سمجھانے اور رشتہ ازدواج کو جوڑے رکھنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ لیکن اگر مزاج نہ ملیں تو مسلسل لڑنے جھگڑنے اور زندگی اجیرن بنانے کی بجائے علیحدگی ہی بہتر ہے۔ پھر عدت گزار کر نیا نکاح کرنے کی اجازت دی گئی جس سے نہ صرف ایک بیوہ کا معاشرے سے بوجھ ختم کیا گیا بلکہ برائی کا دروازہ بھی ہمیشہ کے لیے بند کر دیا گیا۔ بائبل میں ایک سے زیادہ شادیاں کرنے کی اجازت نہیں الا کہ ایک لونڈی ہو تو دوسری آزاد سے کر سکتا ہے۔ اسی لئے بیوہ اور مطلقہ ساری زندگی سسکیاں لیتے اور معاشرے پر بوجھ بن کر زندگی گزارتی ہیں۔ جبکہ اسلام نے عدل و انصاف کے ساتھ ایک وقت میں چار تک بیویاں رکھنے کی اجازت ہی نہ دی بلکہ خود نبی پاک ﷺ نے اپنے عمل سے بھی ثابت کیا۔ نبی کریم ﷺ کی 11 بیویاں جن میں سے کنواری ایک تھی آپ ﷺ نے اپنے عمل سے بیوہ اور مطلقہ کا تحفظ سکھلایا۔ تعدد ازواج سے نہ صرف خواتین کو تحفظ ملتا ہے بلکہ زنا کے دروازے بھی ہمیشہ کے لیے بند ہو جاتے ہیں کیونکہ نکاح سے زنا کے راستے بند ہو جاتے ہیں۔ اور نسل نو کی ترویج بھی ہوتی ہے۔ تعلیمات عیسوی میں بیٹا نہ ہو تو تب بیٹی کو وراثت سے حصہ ملے گا لیکن اگر اسکی شادی خاندان سے باہر ہوئی تو پھر بھی وہ وراثت سے محروم ہو جائے گی۔ جبکہ اسلام نے جہاں عورت کو دیگر حقوق دیے ہیں۔ وہاں باقاعدہ وراثت کا حصہ دار بنایا ہے چاہے اسکی شادی خاندان سے باہر ہو یا اندر۔ ہر صورت میں بیٹی کو وراثت کی حصہ دار بنایا ہے۔ اور حصہ نہ دینے والوں کے لئے دائمی سزا کی وعید سنائی ہے۔ پھر بیٹی کے علاوہ ماں، اور بہن کو بھی شریک وراثت ٹھہرایا ہے۔

